سوال

نی کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طہارت اور پانی کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

عد!

بادت کے بعد اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے جو مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی ہے۔ نماز اسلام کا ستون ہے۔ روز قیامت سب سے پہلے اسی رکن کے بارے میں محاسبہ ہوگا۔ اگر نماز درست اور مقبول قرار پائی تو اس بندے کے دیگر اعمال بھی درست قرار پائیں گے۔ اور اگر یہ مردود ہوئی تو دوسرے اعما

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف انداز میں نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ پر نماز کی اقامت کا حکم دیا ہے اور کسی مقام پر اس کی اہمیت وحیثیت کو اجاگر کیا ہے کبھی اس کا اجرو ثواب بیان فرمایا ہے اور کہیں نماز کو صبر کے ساتھ ملا کر دونوں کے ذریعے سے مشکلات ومصائب میں استعانت کا حکم

ن وجوہات کی بنا پر نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک انبیاء کا زیور اور نیک بندوں کا شعار ہے۔ علاوہ ازیں نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز کی صحت کا دارومدار اس امر پر ہے کہ نماز حکمی اور حقیقی نجاست سے ح

رام رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ سے یہ انداز رہا ہے کہ دینی مسائل میں سب سے پہلے طہارت کے مسائل بیان کرتے ہیں کیونکہ جب کلمہ شہادت کے بعد نماز دیگر ارکان اسلام میں مقدم قرار پائی تو مناسب سمجھا گیا کہ نماز کے مقدمات کا پہلے ذکر ہو۔ ان مقدمات میں طہارت بھی شامل ہے جو نماز کی چابی ہے جیسا کہ حدی

صَلَاةِ الطُّهُورُ"

چابی طہارت ہے۔"[1]

اس کی وجہ یہ ہے کہ حدث ونجاست نماز سے مانع ہے۔ حدث ونجاست ایک تالا ہے جو ناپاک شخص کو لگ جاتا ہے۔ جب وہ وضو کرتا ہے تو کھل جاتا ہے۔ طہارت نماز کی اہم ترین شرط ہے اور شرط مشروط سے لازماً مقدم ہوتی ہے۔

طہارت کا لغوی معنی ہر قسم کی گندگی سے پاک وصاف ہونا ہے جب کہ شریعت میں اس کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ انسان حکمی اور حقیقی نجاست کو زائل کرے۔

ہے کہ حکمی نجاست تب ختم ہوتی ہے جب کوئی انسان پانی کے استعمال کے ساتھ نیت کو بھی شامل کرلے۔ اگر حدث اکبر یعنی غسل واجب ہے تو پورے بدن پر پانی استعمال کرے اور اگر حدث اصغر ہے تو چار اعضاء (چہرہ ہاتھ، سر اور پاؤں) پر پانی استعمال کرے۔ اگر پانی نہ ہو یا پانی ہو لیکن اس کے استعمال ۔

ں مقام پر ہمارا مقصد پانی اور اس کی صفات بیان کرنا ہے اور بتانا ہے کہ کس قسم کے پانی سے طہارت حاصل ہو سکتی ہے اور کس سے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَنزَلنا مِنَ السَّماءِ ماءً طَهورًا ٤٨... سورة الفرقان

نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔"[2]

ر فرمایا:

ہِ...١١... سورة الانفال

ں سے تم پر بارش برسا رہا تھا تاکہ تمھیں اس کے ذریعے سے پاک کردے۔"[3]

پانی ہے جو خود پاک ہو اور دوسری چیز کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ وہ اپنی قدرتی صفات کا حامل ہو۔ خواہ آسمان کا پانی ہو جیسے بارش، برف اور اولے، یا زمین پر جاری ہو۔ جیسے دریا چشمے کنویں اور سمندر کا پانی یا قطروں کی صورت میں ہو جیسے شبنم وغیرہ یہ پانی کی ایسی انواع ہیں جن سے حدث ونجاست زائ

الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر قلیل یا کثیر مقدار میں کسی پاک چیز کی ملاوٹ سے پانی میں تغیر واقع ہو جائے مثلاً: اشنان صابن بیری کے پتے خطمی مٹی یا آٹے وغیرہ کی ملاوٹ ہو جائے یا کسی ایسے برتن میں پانی رکھ دیا گیا ہو جس میں بیری کے پتوں یا خطمی مٹی وغیرہ کے اثرات ہوں اور وقت گزر۔

ھر شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک فریق کے دلائل نقل کرتے ہیں اور آخر میں اس قول کو راجح اور معتبر قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کا پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے اور وجہ ترجیح یہ بیان کرتے ہیں۔

للہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ﮐُﻢ...٤٣... سورة النساء

ا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی ضروری حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔"[5]

اللہ تعالیٰ کے (فَلَم تَجِدوا ماءً) میں ماء کا کلمہ نکرہ ہے جو نفی کے سیاق میں واقع ہے لہٰذا جس پر پانی کا اطلاق ہوتا ہو اس سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ پانی کی متعدد اقسام ہو جانے سے اس کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔[6]

ب پانی موجود نہ ہو یا موجود ہو۔ لیکن اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کو اس کا قائم مقام قرار دیا ہے جس کا طریقہ استعمال سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جس کا ذکر تیمم کے باب میں تفصیل سے ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر یوں لطف وکرم فرمایا کہ تیمم کا حکم دے کر ان کی مشکل کو آسان کر دیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

...٤٣ سورة النساء

ہویاسفر میں ہویاتم میں سے کوئی حاجت سے آیا ہو۔ یاتم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو۔ پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ "بے شک اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا بے حد بخشنے والا ہے۔ "[7]

مۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ پانی یسر ہوجانے کی صورت میں اس سے طہارت حاصل کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز کی ادائیگی فرض ہے البتہ اگر پانی دستیاب نہ ہو تو مٹی سے تیمم کرلیا جائے۔

ر تعالیٰ کا ارشاد ہے:

م تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا...٦... سورة المائدة

تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ "[8]

ر فرمایا:

...١١... سورة الانفال

ن سے تم پر بارش برسا رہا تھا تاکہ تمھیں اس کے ذریعے سے پاک کردے۔ "[9]

یہ امر اسلام کی عظمت کی دلیل ہے جو انسان کو حسی اور معنوی نجاست سے پاک وصاف رکھنے والا دین ہے۔ اسی طرح یہ امر نماز کی عظمت کا بھی شاہد ہے کیونکہ نماز کی ادائیگی دونوں قسم کی طہارت حاصل کیے بغیر ممکن نہیں۔

واضح رہے کہ معنوی طہارت سے مراد شرک سے پاک ہونا ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اخلاص کی بدولت یسر ہوتی ہے۔ اور طہارت حسی سے مراد حدث ونجاست سے پاک وصاف ہونا ہے جو پانی یا اس کے قائم مقام مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔

پانی اپنی قدرتی حالت میں ہو اور اس میں کوئی چیز گر نہ جائے تو ایسا پانی بالاجماع پاک ہے اور اگر پانی میں نجاست گر جائے جس کی وجہ سے اس کی تین صفات (بو، ذائقہ اور رنگت) میں سے کوئی ایک صفت بدل گئی ہو تو یہ پانی بالاجماع ناپاک ہے جس کا استعمال ناجائز ہے۔

اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جائے مثلاً: درختوں کے پتے صابن اور اشنان وغیرہ نیز اس چیز کا پانی پر غلبہ نہ ہو تو ایسے پانی سے تعلق اہل علم میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ ایسا پانی پاک ہے اور اس سے حدث ونجاست زائل کر کے طہارت وپاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ پانی کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ پاک پانی جس سے طہارت حاصل کرنا درست ہے۔ یہ وہ قسم ہے جو اپنی فطری اور قدرتی حالت میں ہو یا اس میں کسی پاک چیز کی ملاوٹ ہوگئی ہو۔ بشرطیکہ اس چیز کا ایسا غلبہ نہ ہو کہ اس مرکب کو پانی کا نام نہ دیا جاسکے۔

2۔ ناپاک پانی جس کا استعمال جائز نہیں۔ وہ نہ حدث کو ختم کرتا ہے اور نہ نجاست دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ایسا پانی ہے جو نجاست گر جانے کی وجہ سے متغیر ہوگیا واللہ اعلم۔

---

[1] 3:61۔

[2] 48۔25:

[3] الانفال: 8/11۔

[4]۔ اشنان اور خطمی دونوں پودے ہیں جن کے پتے پانی میں ابال لیے جاتے ہیں۔ پھر اس پانی کو اچھی طرح صفائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

[5] المائدہ: 5/6۔

[6] 21/24۔25۔

[7] النساء: 4/43۔

[8] المائدہ: 5/6۔

[9] الانفال: 8/11۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب